Quran Tafsir Ibn Kathir قرآن تفسیر ابن کثیر

Urdu Translation اردو ترجمہ

Maulana Muhammad Sahib مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

Surah Ma'un

سورة الماعون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَرَءَيۡتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ (١)

کیا تونے دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے۔

فَذَٰلِكَ ٱلَّذِى يَدُعُّ ٱلۡيَتِيمَ (٢)

یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلۡمِسۡكِينِ (٣)

اور مسکین کو کھلانے کے لئے ترغیب نہیں دیتا

نماز میں غفلت اور یتیموں سے نفرت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے اس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جو جزا سزا کا دن ہے جھٹلاتا ہے یتیم پر ظلم وستم کرتا ہے اس کا حق مارتا ہے اس کے ساتھ سلوک واحسان نہیں کرتا مسکینوں کو خود تو کیا دیتا دوسروں کو بھی اس کار خیر پر آمادہ نہیں کرتا جیسے اور جگہ ہے

كَلَّا بَل لَّا تُكۡرِمُونَ الۡيَتِيمَ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الۡمِسۡكِينِ (۸۹:۱۷،۱۸)

جو برائی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمھارے اعمال کا نتیجہ ہے کہ نہ تم یتیموں کی عزت کرتے ہو نہ مسکینوں کو کھانا دینے کی رغبت دلاتے ہو

یعنی اس فقیر کو جو اتنا نہیں پاتا کہ اسے کافی ہو

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (۴)

ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔

ٱلَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِهِمۡ سَاهُونَ (۵)

جو اپنی نماز سے غافل ہیں

فرمان ہوتا ہے کہ غفلت برتنے والے نمازیوں کے لیے وَيْل ہے یعنی ان منافقوں کے لیے جو لوگوں کے سامنے نماز ادا کریں ورنہ ہضم کر جائیں

یہی معنی حضرت ابن عباسؓ نے کئے ہیں

اور یہ بھی معنی ہیں کہ مقرر کردہ وقت ٹال دیتے ہیں جیسے کہ مسروق اور ابوالضحیٰ کہتے ہیں

حضرت عطاء بن دینار فرماتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ فرمان باری میں عَن صَلَاتِهِمۡ ہے فِيْ صَلَاتِهِمۡ نہیں یعنی نمازوں سے غفلت کرتے ہیں فرمایا نمازوں میں غفلت برتتے ہیں نہیں فرمایا

اسی طرح یہ لفظ شامل ہے ایسے نمازی کو بھی جو

- ہمیشہ نماز کو آخری وقت ادا کرے
- یا عموماً آخری وقت پڑھے
- یا ارکان و شروط کی پوری رعایت نہ کرے
- یا خشوع خضو اور تدبر و غور و فکر نہ کرے

لفظ قرآن ان میں سے ہر ایک کو شامل ہے یہ سب باتیں جس میں ہوں وہ تو پورا پورا بدنصیب ہے اور جس میں جتنی ہوں اتنا ہی وہ وَيْل والا ہے اور نفاق عملی کا حصہ دار ہے

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

یہ نماز منافق کی ہے یہ نماز منافق کی ہے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے جب وہ غروب ہونے کے قریب پہنچے اور شیطان اپنے سینگ اس میں ملا لے تو کھڑا ہوا اور مرغ کی طرح چار ٹھونگیں مار لے جس میں اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرے

یہاں مراد عصر کی نماز ہے جو صلوٰۃ وسطی ہے جیسے کہ حدیث کے لفظوں سے ثابت ہے یہ شخص مکروہ وقت میں کھڑا ہوتا اور کوے کی طرح چونچیں مار لیتا ہے جس میں اطمینان ارکان بھی نہیں ہوتا نہ خشوع خضوع ہوتا ہے بلکہ ذکر اللہ بھی بہت ہی کم ہوتا ہے اور کیا عجب کہ یہ نماز محض دکھاوے کی نماز ہو تو پڑھی نہ پڑھی یکساں ہے

انہی منافقین کے بارے میں اور جگہ ارشاد ہے

النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ (۴:۱۴۲)

منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ انہیں یہ جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے ہارے بادل ناخواستہ صرف لوگوں کے دکھاوے کے لیے نماز گزارتے ہیں اللہ کی یاد بہت ہی کم کرتے ہیں

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (٦)

جو ریاکاری کرتے ہیں۔

یہاں بھی فرمایا یہ ریاکاری کرتے ہیں لوگوں میں نمازی بنتے ہیں

طبرانی کی حدیث میں ہے ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس کی آگ اس قدر تیز ہے کہ اور آگ جہنم کی ہر دن اس سے چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے یہ ویل

- اس امت کے ریاکار علماء کے لیے ہے
- اور ریاکاری کے طور پر صدقہ خیرات کرنے والوں کے لیے ہے
- اور ریاکاری کے طور پر حج کرنے والوں کے لیے ہے
- اور ریاکاری کے طور پر جہاد کرنے والوں کے لیے ہے

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص دوسروں کو سنانے کے لیے کوئی نیک کام کرے اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو سنا کر عذاب کرے گا اور اسے ذلیل و حقیر کرے گا

ہاں اس موقعہ پر یہ یاد رہے کہ اگر کسی شخص نے بالکل نیک نیتی سے کوئی اچھا کام کیا اور لوگوں کو اس کی خبر ہو گئی اس پر اسے بھی خوشی ہوئی تو یہ ریاکاری نہیں اس کی دلیل مسند ابو یعلی موصلی کی یہ حدیث ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار نبوی میں ذکر کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تو تنہا نوافل پڑھتا ہوں لیکن اچانک کوئی آ جاتا ہے تو ذرا مجھے بھی یہ اچھا معلوم ہونے لگتا ہے آپ نے فرمایا:

تجھے دو اجر ملیں گے ایک اجر پوشیدگی کا اور دوسرا ظاہر کرنے کا

حضرت ابن المبارک فرمایا کرتے تھے یہ حدیث ریاکاروں کے لیے بھی اچھی چیز ہے یہ حدیث بروئے اسناد غریب ہے لیکن اسی معنی کی حدیث اور سند سے بھی مروی ہے

ابن جریر کی ایک بہت ہی ضعیف سند والی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضور صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اکبر یہ تمہارے لیے بہتر ہے اس سے کہ تم میں سے ہر شخص کو مثل تمام دنیا کے دیا جائے اس سے مراد وہ شخص ہے کہ نماز پڑھے تو اس کی بھلائی سے اسے کچھ سروکار نہ ہو اور نہ پڑھے تو اللہ کا خوف اسے نہ ہو

اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے ہیں

- اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ سرے سے پڑھتے ہی نہیں
- دوسرے معنی یہ ہیں کہ شرعی وقت نکال دیتے ہیں پھر پڑھتے ہیں
- یہ معنی بھی ہیں کہ اول وقت میں ادا نہیں کرتے

ایک موقوف روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تنگ وقت کر ڈالتے ہیں زیادہ صحیح موقوف روایت ہی ہے

امام بیہقی بھی فرماتے ہیں کہ مرفوع تو ضعیف ہے ہاں موقوف صحیح ہے امام حاکم کا قول بھی یہی ہے

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (٧)

اور برتنے کی چیز روکتے ہیں

پس جس طرح یہ لوگ عبادت رب میں سست ہیں اسی طرح لوگوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے یہاں تک کہ برتنے کی کم قیمت چیزیں لوگوں کو اس لیے بھی نہیں دیتے کہ وہ اپنا کام نکال لیں اور پھر وہ چیز جوں کی توں واپس کر دیں پس ان خسیس لوگوں سے یہ کہاں بن آئے کہ وہ زکوٰۃ ادا کریں یا اور نیکی کے کام کریں

حضرت علیؓ سے مَاعُون کا مطلب ادائیگی زکوٰۃ بھی مروی ہے اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی اور دیگر حضرات مفسرین معتبرین سے بھی

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی نماز میں ریاکاری ہے اور مال کے صدقہ میں ہاتھ روکنا ہے

حضرت زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں یہ منافق لوگ ہیں نماز تو چونکہ ظاہر ہے پڑھنی پڑتی ہے اور زکوٰۃ چونکہ پوشیدہ ہے اس لیے اسے ادا نہیں کرتے

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَاعُون ہر وہ چیز ہے جو لوگ آپس میں ایک دوسرے سے مانگ لیا کرتے ہیں جیسے کدال پھاوڑا دیگچی ڈول وغیرہ۔

دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا یہی مطلب بیان کرتے ہیں اور روایت میں ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم اس کی تفسیر یہی کرتے تھے

نسائی کی حدیث میں ہے:

ہر نیک چیز صدقہ ہے

ڈول اور ہنڈیا یا پتیلی مانگے پر دینے کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مَاعُون سے تعبیر کرتے تھے

غرض اس کے معنی زکوٰۃ نہ دینے کے اطاعت نہ کرنے کے مانگی چیز نہ دینے کے ہیں چھوٹی چھوٹی بے جان چیزیں کوئی دو گھڑی کے لیے مانگنے آئے اس سے ان کا انکار کر دینا مثلاً چھلنی ڈول سوئی سل بٹا کدال پھاوڑا پتیلی دیگچی وغیرہ

علی نمیری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا:

مسلمان کا مسلمان بھائی ہے جب ملے سلام کرے جب سلام کرے تو بہتر جواب دے اور ماعون کا انکار نہ کرے

میں نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مَاعُون کیا؟

فرمایا پتھر لوہا اور اسی جیسی اور چیزیں

واللہ اعلم

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com